Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون نمبر ۴۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۱۵ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ ۹ شہادت ۱۳۵۳ہش ۹ اپریل ۱۹۷۴ء	نمبر ۷۸

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں اب صرف ایک ماہ کا عرصہ باقی ہے

احمدی جماعتیں اور احباب لازمی چندہ جات کا بجٹ نہ صرف پورا کریں بلکہ زائد وصولی کی بھی کوشش کریں

خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز ارشاد

ربوہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۵ شہادت ۱۳۵۳ ہش (مطابق ۵ اپریل ۱۹۷۴ء) کو مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا کہ صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں اب قریباً ایک ماہ کا عرصہ باقی ہے جبکہ اس کے لازمی چندہ جات کے بجٹ میں پانچ سات لاکھ روپے کی ابھی کمی ہے۔ لہٰذا جماعتوں کو اور احباب جماعت کو چاہیئے کہ ایک ماہ کے اِس عرصہ میں نہ صرف اپنا بجٹ پورا کرنے کی کوشش کریں بلکہ اپنی گذشتہ سالوں کی روایات کے مطابق بجٹ سے زائد وصولی کی بھی کوشش کریں تاکہ سلسلہ کے کام نہ صرف معمول کے مطابق جاری رہیں بلکہ ترقی کرتے چلے جائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ جس طرح دریا کے پانی میں بند باندھ کر طاقت پیدا کی جاتی ہے لیکن بند باندھنے کے لئے ضروری ہے کہ دریا میں معمول کے مطابق سال بھر پانی بہتا رہے اسی طرح ہم نے بھی اپنی طاقت کو مجتمع کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً (روحانی) بند باندھے ہیں مثلاً تحریک جدید، وقفِ جدید، فضلِ عمر فاؤنڈیشن، نصرت جہاں سکیم جو ہمارے لئے بہت بابرکت ثابت ہوئے۔ اب صد سالہ احمدیہ جوبلی کا عظیم بند ہم نے باندھا ہے جس میں اِس وقت تک قریباً دس کروڑ روپے کے وعدے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو چکے ہیں تاکہ غیر معمولی روحانی طاقت پیدا کر کے ہم اپنی فطرتِ صحیحہ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے روحانی بلندیوں کی طرف پرواز کر سکیں اور غلبۂ اسلام کی موجودہ مہم میں اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی انعامات کے مورد بن سکیں لیکن یہ بند باندھنے سے ہم تبھی پوری طرح فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جبکہ (دریا میں پانی کے سال بھر کے عام بہاؤ کی طرح) صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات یعنی چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ معمول کے مطابق سال بھر وصول ہوتے رہیں اور ان میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے یقین ہے کہ جماعت کو اللہ تعالیٰ نے جس قسم کا اخلاص عطا فرمایا ہے اور اس میں قربانی کی جو روح اور جذبہ موجود ہے اس کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات کی وصولی میں اِس وقت جو کمی ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور مقررہ مدت کے اندر پوری ہو جائے گی بلکہ جماعتیں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے گذشتہ سالوں کی طرح بجٹ سے زائد وصولی میں بھی کامیاب ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنی دینی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور پھر ان کے مطابق انہیں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

تاحال ضعف اور کمزوری کی تکلیف ہے

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ تا دیر سلامت رکھے اور تمام دینی مہمات میں کامیابی عطا فرمائے۔

ربوہ ۸ شہادت۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے بڑے صاحبزادے محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب لمبے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں درمیان میں کچھ افاقہ ہوتا ہے مگر پھر تکلیف عود کر آتی ہے۔

احباب جماعت ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۶ شہادت ۱۳۵۳ ہش (۶ اپریل ۱۹۷۴ء) کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مبارک تقریب پر ایک جلسۂ عام زیرِ صدارت محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری حدیقۃ المبشرین منعقد ہوا جس میں تلاوتِ قرآن مجید و نظم کے بعد صاحبِ صدر نے اپنی مختصر تقریر میں جلسہ کی غرض و غایت واضح فرمائی جس کے بعد مکرم ملک لئیق احمد صاحب طاہر، مکرم عبد الخالق صاحب خالد، مکرم مولوی جمیل الرحمٰن صاحب رفیق، مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف اور محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب کے مختلف پہلوؤں پر ایمان افروز تقاریر فرمائیں اور حضور اکرمؐ کے کامل ترین اُسوۂ حسنہ کو اختیار کرنے کی تلقین کی تاکہ دُنیا میں صحیح رنگ میں امن و آشتی اور اطمینان کی فضا پیدا ہو سکے۔ اس موقع پر مقامی شعراء نے اپنا نعتیہ کلام بھی پڑھ کر سنایا۔ بالآخر اجتماعی دعا پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (قدرے تفصیلی روداد انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ پیش کی جائے گی)

ربوہ ۷ شہادت۔ کل بعد نماز عصر لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیرِ اہتمام خواتین کا ایک جلسۂ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں زیرِ صدارت محترمہ میمونہ صوفیہ صاحبہ منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد محترمہ امۃ الحفیظ عابدہ صاحبہ، محترمہ امۃ اللطیف خورشید صاحبہ اور محترمہ ہدیٰ صاحبہ نے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر فرمائیں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ہر لحاظ سے کامل و بہترین اُسوۂ حسنہ کو اختیار کرنے کی تلقین کی۔ بالآخر قبل از نماز مغرب اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ ختم ہوا۔

ربوہ ۸ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے نواسے اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے پوتے عزیز محمود احمد کو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام ہے۔ الحمد للہ

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ شہادت ۱۳۵۳ھش

غلبۂ اسلام کی خداداد استعداد کو جلاء دینے کا انمول موقع

اللہ تعالیٰ جب کسی صداقت کو دُنیا میں پھیلانے کی غرض سے اپنے کسی مامور کو دُنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو وہ اُس مامور پر ایمان لانے والے بظاہر بے بضاعت اور بے مقدرت لوگوں میں اُس صداقت کو دُنیا میں پھیلانے کی ذہنی و علمی اور عملی استعداد ضرور پیدا کرتا ہے۔ اگر وہ یہ استعداد پیدا نہ کرے تو پھر ان کے لئے اُس صداقت کو دُنیا میں پھیلانے اور دوسروں کو اس کا گرویدہ بنانے کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا محال ہی نہیں یکسر ناممکن ہو جائے۔ اُس کا ان کو اشاعتِ حق کے لئے بھرپور کوششیں بروئے کار لانے کا ذمہ دار ٹھہرانا ہی اس امر کی ضمانت ہوتا ہے کہ اس نے اس نے ان میں یہ استعداد پیدا کر دی ہے کیونکہ اس کی ایک غیر مبدل سنت یہ ہے کہ:۔

لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا (البقرہ آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ اللہ کسی شخص پر سوائے اُس (ذمہ داری) کے جو اُس کی طاقت میں ہو کوئی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔

پس مامور من اللہ کے متبعین میں اشاعتِ حق کی استعداد خدائی فیصلہ اور اذن کے ماتحت پہلے سے موجود ہوتی ہے۔ البتہ ان کا ایک ضروری اور بنیادی فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی اس خداداد استعداد کو نہ صرف یہ کہ ضائع ہونے سے بچائیں بلکہ اسے ترقی دے کر نقطۂ کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلام کو ازسرِ نو زندہ کرنے کے بعد اسے دنیا بھر میں پھیلانے اور غالب کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا ہے اس لئے اُس نے آپ کے متبعین یعنی ہم افرادِ جماعت احمدیہ میں بدرجۂ اولیٰ یہ ذہنی، علمی اور عملی استعداد پیدا کی ہے کہ ہم اسلام کو دنیا بھر میں پھیلانے اور غالب کرنے کے لئے بھرپور اور کامیاب جدوجہد بروئے کار لائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے اس اہم اور عظیم الشان کام کی انجام دہی میں کامیابی سے ہمکنار ہوں۔ لہٰذا ہماری ایک اہم اور بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم نہ صرف خود اپنی اس خداداد استعداد کو ضائع ہونے سے بچائیں اور اسے ترقی دے کر نقطۂ عروج پر پہنچائیں بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کی اس رنگ میں ہمہ گیر تربیت کریں اور کرتے چلے جائیں کہ نسلاً بعد نسلٍ یہ خداداد استعداد ترقی پذیر ہوکر اپنے کمال کو پہنچتی چلی جائے اور اس کے نتیجہ میں وہ بھی اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوکر عند اللہ فائز المرام قرار پاتی چلی جائیں۔

اس غرض کے پیشِ نظر جماعت میں ذیلی تنظیموں کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اور اسی لئے ہر سطح پر ہر سال تربیتی کلاسوں اور تربیتی اجتماعوں کے انعقاد کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے اگر دیکھا جائے تو ذیلی تنظیموں کے تربیتی اجتماعات اور تربیتی کلاسوں کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ ان کا انعقاد اسی لئے عمل میں لایا جاتا ہے تاکہ افراد جماعت حقیقی اسلام کی بنیادی باتوں پر عبور حاصل کر کے تہذیبِ نفس اور طہارتِ قلب کی دولت سے مالا مال ہوں اور اس طرح ان میں اشاعت و غلبۂ اسلام کی خداداد استعداد جلاء پاکر انہیں اس قابل بنا دے کہ وہ غلبۂ اسلام کے ضمن میں اہم اور عظیم الشان کام سرانجام دے سکیں۔

جیسا کہ احمدی نوجوانوں کو قبل ازیں الفضل میں شائع ہونے والے اعلانات کے ذریعہ علم ہو چکا ہے امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی پندرہ روزہ سالانہ تربیتی کلاس ۱۹ رشہادت تا ۳ رہجرت (مطابق ۱۹ راپریل تا ۳ رمئی) ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ انہیں یہ امر ہرگز بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ یہ کوئی عام تربیتی کلاس نہیں ہے بلکہ یہ وہ امر ہے جس کا غلبۂ اسلام کی آسمانی سکیم کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ اس میں شرکت کے ذریعہ احمدی نوجوانوں کو اپنے اندر اشاعت و غلبۂ اسلام کی خداداد استعداد کو جلاء دینے اور اس طرح اسے درجۂ کمال تک پہنچانے کا انمول موقع میسر آئے گا اور وہ آگے چل کر اس قابل ہو سکیں گے کہ وہ میدانِ عمل میں جو پورے کرۂ ارض پر حاوی ہے اہم اور عظیم الشان خدمات بجا لائیں اور عند اللہ فائز المرام ٹھہریں۔

جہاں تک اس کلاس کو کامیاب بنانے کا تعلق ہے ہم سمجھتے ہیں خدام الاحمدیہ، ان کے عہدیداروں اور ان کے والدین سب پر ہی اپنی اپنی جگہ ایک اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ سب سے اہم اور مقدم ذمہ داری تو خود احمدی نوجوانوں کی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ تعلیم و تربیت، تہذیبِ نفس اور طہارتِ قلب کے اُس انمول موقع کو جو تربیتی کلاس کی شکل میں ان کے لئے پیدا ہو رہا ہے ہاتھ سے نہ جانے دیں بلکہ پورے عزم و تعہد کے ساتھ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شریک ہو کر اس سے پورا پورا فائدہ اُٹھانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ خود احمدی نوجوانوں کے علاوہ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی مجلس کے اراکین میں پُرزور تحریک کر کے انہیں تربیتی کلاس میں شرکت کے لئے تیار کریں، ان کی راہ میں اگر کوئی روک ہو تو اسے دُور کرنے میں ہر ممکن کوشش بروئے کار لائیں اور اس طرح اپنی اپنی مجلس میں سے زیادہ سے زیادہ خدام کو کلاس میں بھجوائیں۔ کوئی مجلس بھی ایسی نہیں ہونی چاہیئے جس کا اگر زیادہ نہیں تو کم از کم ایک نمائندہ ضرور کلاس میں شامل ہو تاکہ پاکستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اس میں نمائندگی ہو اور پھر وہ نمائندے اپنی اپنی مجلسوں میں جاکر دوسروں کی تربیت کا فریضہ ادا کریں۔ ہر مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندے کی شرکت وہ اقل ترین معیار ہے جس پر بلا استثناء ہر مجلس کا پورا اُترنا ضروری ہے۔ ورنہ ہر مجلس جتنے زیادہ نمائندے بھجوا سکے اسے ضرور بھجوانے چاہئیں تاکہ زیادہ سے زیادہ نوجوان اپنی استعدادوں کو ترقی دینے کے اس انمول موقع سے فائدہ اُٹھا کر غلبۂ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے مفید اور کارآمد وجود بن سکیں۔ پھر اس ضمن میں احمدی والدین کا یہ فرض ہے کہ وہ قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا کے قرآنی حکم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اپنے نوجوان بچوں کی تعلیم و تربیت کے اس انمول موقع کی اہمیت کو نظر انداز نہ ہونے دیں بلکہ انہیں تربیتی کلاس میں شرکت کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھجوائیں اور پھر بھجوانے سے قبل یہ امر اچھی طرح ان کے ذہن نشین کرائیں کہ انہیں ایک نہایت اہم اور مقدس فرض کی تکمیل کے لئے بھجوایا جا رہا ہے اور وہ فرض یہی ہے کہ وہ دینی علوم کی تحصیل نیز تہذیبِ نفس اور طہارتِ قلب کے اوصاف سے متصف ہو کر اشاعت و غلبۂ اسلام کی خداداد استعداد کو ترقی دیں تو اسے درجۂ کمال تک پہنچائیں اور اس طرح غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں عملی حصہ لینے کے قابل بن کر اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی انعاموں کے وارث قرار پائیں۔

اللہ تعالیٰ خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس کے ضمن میں والدین، قائدینِ مجالس اور خود احمدی نوجوانوں کو اپنی اپنی ذمہ داری سمجھنے اور اسے کمال خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

انصار اللہ کے زعماءِ کرام کی خدمت میں!

مجلس مشاورت کے موقعہ پر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات کو سُنا۔ جن میں حضور نے غلبۂ اسلام اور اشاعتِ قرآن مجید کا ذکر فرمایا ہے۔ اس بابرکت اور عالمگیر منصوبہ کو ہم سب نے مل کر پورا کرنا ہے۔ تمام اراکین انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنا چندہ بروقت ادا فرمائیں تاکہ اشاعتِ اسلام کا کام پوری طرح جاری ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے

"جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے ۹، ۱۰، ۱۱ رشہادت بروز منگل، بدھ، جمعرات بالترتیب اُردو، انگریزی، عربی روزانہ ساڑھے چار بجے شام جامعہ احمدیہ کے ہال میں منعقد ہونگے۔ تمام احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔" (الامین الجمیعۃ العلمیۃ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جناب سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی کا مختصر ذکرِ خیر

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ان کے بارہ میں چند ارشادات

(محترم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری فاضل)

محترم جناب سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی کی وفات ایک جماعتی صدمہ ہے۔ ان کی بے نفسی اور دینداری کی وجہ سے حیدرآباد میں وہ مولوی محمد اعظم کے نام سے مشہور تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ان پر بہت فضل تھا۔ ان کے والد حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مالی فراوانی بھی عطا فرمائی اور دل بھی نہایت فراخ عطا فرمایا وہ راہ خدا میں مال خرچ کرنے میں ایک مثال تھے۔ سیٹھ محمد اعظم انہیں نہایت ذہین اور مخلص فرزند عطا ہوئے۔ کمائی میں بھی مزید برکت نصیب ہوئی اور اخلاص دینی میں بھی اضافہ پر اضافہ ہونے لگا

تقسیم ملک سے پیشتر حیدرآباد کی جماعت احمدیہ ایک خاص جماعت تھی اور اس جماعت میں چار مخلص ترین اور خدمتِ دین میں اعلیٰ نمونہ رکھنے والے گھرانوں میں ایک گھرانہ سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم اور سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم کا تھا۔

سیٹھ محمد اعظم صاحب سے مجھے ذاتی واقفیت ان تبلیغی سفروں کی وجہ سے پیدا ہوئی جو مجھے ۱۹۲۷ء اور اسکے بعد حیدرآباد کے لئے یا براستہ حیدرآباد بمبئی اور مانگرول وغیرہ کے لئے کرنے پڑے سیٹھ محمد اعظم صاحب کی طبیعت ہر قسم کے ایچ پیچ سے صاف اور بے لوث تھی۔ حیدرآباد کی وضعداری کا وہ ایک مثالی نمونہ تھے۔ دوستی نبھانا اور وفا شعاری ان کے کردار کا اہم حصہ تھا۔ پیارے ملک عبدالرحمن صاحب خادم ۱۹۲۶ء سے میرے مخلص دوست تھے۔ خادم صاحب مرحوم اور سیٹھ محمد اعظم صاحب میں ادبی نکتہ سنجی اور سلسلہ احمدیہ کے ساتھ بے پایاں رابطہ کے باعث خاص محبت تھی۔ اسلئے عربی ضرب المثل "صدیق الصدیق صدیق" کے مطابق بھی میرا لگاؤ سیٹھ صاحب مرحوم سے بڑھتا گیا۔

تقسیم ملک کے بعد لمبے عرصہ تک سیٹھ صاحب مرحوم حیدرآباد میں ہی رہے اور بدستور جماعتی خدمات بجا لاتے رہے ان سالوں میں جلسہ سالانہ قادیان پر جب ہمیں جانے کا موقع ملتا تھا تو نہایت پُر لطف ملاقاتیں ہوتی تھیں جناب سیٹھ صاحب زندگی کے آخری آٹھ سال ربوہ میں ہی اقامت پذیر ہو گئے تھے۔ قیام پاکستان کے ساتھ جن گھرانوں کو اپنی عظیم ثروت سے محروم ہونا پڑا اور بھارت میں آخری دنوں میں ان کا کاروبار بالکل ٹھپ ہو گیا۔ ان میں سے ایک محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب کا خاندان بھی ہے۔ یہ خاندان جس نے اپنے پہلے حصہ میں مالی طور پر نہایت فراخی کے اچھے دن دیکھے اور جو غریبوں اور محتاجوں کی دستگیری میں لذت محسوس کرتا رہا اسے تقسیم ملک کے بعد پاکستان آنے پر نہایت تنگ دستی کے دن گزارنے پڑے مگر اللہ تعالیٰ کا اس گھرانے پر یہ خاص فضل تھا کہ ثروت کے ایام میں اس کے افراد بڑے شکر گزار تھے۔ اور تنگی کے دنوں وہ صبر و برداشت کا نمونہ تھے۔

سیٹھ محمد اعظم صاحب نے آخری آٹھ برس ربوہ میں ہمارے ہی محلہ دارالرحمت میں ایک کرایہ کا مکان لے کر بسر کئے۔ قدیم تعلقات اخوت و محبت کے باعث ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہتا اور نماز فجر کے بعد اکٹھے سیر کو جانا تو لازمہ کا دستور بن گیا تھا محترم مسعود احمد صاحب دہلوی، محترم نسیم سیفی صاحب محترم صوفی بشارت الرحمن صاحب اور دیگر متعدد احباب بالعموم سیر میں ساتھ ہوتے تھے ہم سب سیٹھ صاحب مرحوم کے لطائف و ظرائف روزانہ کی سیاسی خبروں اور حیدرآباد کی تاریخ کے بارے میں ان کے دلچسپ بیانات سے بہت محظوظ ہوتے تھے۔ جب عین موقعہ کے مناسب سیٹھ صاحب کسی مشہور شاعر کا شعر پڑھ دیتے تو ہمارے ادب نواز احباب تو پھڑک اٹھتے تھے۔ اکثر اوقات پر مسعود صاحب دہلوی اور محترم سیٹھ صاحب میں شعروں کے پڑھنے میں بہت مزیدار نوک جھونک ہوا کرتی تھی جب کبھی سیر میں سیٹھ صاحب نہ ہوں تو ہم لوگ اسے پھیکی سیر کہا کرتے تھے غرض ہمارے بھائی سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم بہت مزے کے دوست اور ایک بہترین ادیب تھے۔ زندگی کے آخری دو سالوں میں انہوں نے بڑی محنت اور جانکاہی سے دو تین ادبی اور تاریخی مقالے مرتب فرمائے اور مجالس میں سنائے۔ وہ اپنی طبیعت کے مطابق ان کی تیاری میں دن رات مصروف رہتے حتیٰ کہ ہمیں بتاتے کہ میری صحت کی حالت کو دیکھ کر میری بیگم صاحبہ مجھے مقالہ لکھنے سے روکتی رہتی ہیں ہم انہیں کہتے کہ آپ کو اپنے بہترین ہنر کی بات ضرور ماننی چاہیئے اس جگہ یہ ذکر کر دینا مناسب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیٹھ صاحب مرحوم کو نہایت وفادار، صابر، قدردان اور خاوند کے لئے قربان ہونے والی بیوی عطا فرمائی تھی اور یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا بہت فضل تھا۔

سیٹھ صاحب مرحوم میں مالی تنگی کے باوجود آخری دنوں تک نہایت فیاضی اور سخاوت پائی جاتی تھی۔ سیر کے دوست باہم چائے وغیرہ کی تقریبات قائم رکھتے تھے۔ اس بارے میں سیٹھ صاحب کا ایک خاص مقام تھا۔ ان کی اہلیہ محترمہ اس پہلو سے بھی مالی تنگی کے باوجود ان سے پورا پورا تعاون فرماتیں اور سیٹھ صاحب مرحوم اس پر خوش ہوتے تھے سیٹھ صاحب کو آخر دم تک سلسلہ سے بے پناہ محبت و عقیدت رہی ہے اور خاندان مسیح موعود علیہ السلام کے افراد بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ سے اتنی محبت تھی جتنی تصور میں ممکن ہے۔

سیٹھ صاحب نظام وصیت کے موصی تھے ایام یُسر میں پوری وسعت سے حصہ آمد ادا کرتے تھے لیکن عسر کے زمانہ میں ادائیگی محدود ہو گئی تھی اور انہیں فکر رہتا تھا۔ کہ کہیں کسی خامی کی وجہ سے میں بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے سے وقتی طور پر محروم نہ ہو جاؤں اکثر اس فکرمندی کا مجھ سے علیحدگی میں بھی ذکر کرتے اور فرماتے کہ آپ صدر مجلس کارپرداز ہیں میرا کیا بنے گا؟ میں نے ان کی مسل دیکھ قواعد اور فیصلہ جات مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی روشنی میں انہیں ہمیشہ تسلی دی کہ آپ کے لئے پریشانی کی کوئی وجہ نہیں۔ آخر ایک مرتبہ تو مجھے یہاں تک کہنا پڑا کہ اگر میں اس وقت زندہ ہوا اور مجلس کارپرداز کا صدر ہوا۔ جب آپ کی وفات کا وقت آئیگا تو انشاء اللہ آپ ضرور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوں گے

اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ قواعد کے مطابق جو رقم آخری طور پر حصہ آمد کے طور پر ان کے ذمہ واجب ثابت ہوئی وہ ان کے ہونہار اور دیندار فرزند عزیز محمد اکرم صاحب نے خود ادا کر دی اور ہمارے پیارے بھائی سیٹھ صاحب محمد اعظم صاحب مرحوم خلیفۂ وقت ایدہ اللہ بنصرہ اور سینکڑوں مومنوں کی دعاؤں کے ساتھ جو انہوں نے نماز جنازہ اور قبر پر کیں زمرۂ ابرار میں مدفون ہو گئے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کی بیگم صاحبہ اور بچوں اور بچیوں کا خود حافظ و ناصر ہو آمین

جناب سیٹھ صاحب مرحوم کے بارے میں بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے اور غالباً لکھا جائے گا۔ میں فی الحال اس عجالہ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے چند مختصر ارشادات کو نقل کر کے ختم کرنا چاہتا ہوں۔

حضرت المصلح الموعودؓ کے اس خاندان اور بالخصوص سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم کے بارے چند ارشادات یہ ہیں فرمایا:۔

(۱) اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان (سیٹھ محمد غوث صاحب) کے بچوں اور بچیوں میں بھی بہت اخلاص ہے اور اللہ تعالیٰ انکو سلسلہ کی خدمت کرنے کی توفیق دے رہا ہے ان کے بڑے لڑکے محمد اعظم صاحب سیکرٹری مال ہیں اور جماعت کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

(الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲) "ان کے بیٹے سیٹھ محمد اعظم صاحب بھی نہایت مخلص نوجوان ہیں اور جماعت حیدرآباد دکن کے سیکرٹری مال ہیں سارا خاندان ہی مخلص ہے"
(الفضل ۱۹ اپریل ۱۹۶۱ء)

(۳) "سیٹھ محمد غوث صاحب پرانے احمدی ہیں ان کے تعلقات میرے ساتھ نہایت مخلصانہ ہیں ان کے بچوں کے تعلقات بھی نہایت اخلاص پر مبنی ہیں۔ (الحکم ۲۱ اپریل ۱۹۳۹ء)

(۴) حضور نے سیدہ حضرت ام طاہر مریم بیگم صاحبہ مرحومہ کی وفات کے سلسلہ میں اپنے مضمون میں تحریر فرمایا:۔

"سیٹھ محمد غوث صاحب حیدرآبادی کے خاندان نے اخلاص کا ایسا بے نظیر نمونہ دکھایا کہ حقیقی بھائیوں میں بھی اس کی مثال کم ملتی ہے حیدرآباد ایسے دور دراز مقام سے پہلے ان کی بہو اور بیٹیاں دیر تک یہاں رہیں اور بار بار لاہور جا کر خبر پوچھتی رہیں آخر وہ وطن واپس گئیں تو عزیزم سیٹھ محمد اعظم صاحب اپنا کاروبار چھوڑ کر حیدرآباد سے لاہور آ بیٹھے اور مرحومہ کی وفات کے عرصہ بعد واپس گئے۔ (الفضل ۲۷ جولائی ۱۹۴۴ء)

یقیناً حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے یہ بیانات اس خاندان کے اخلاص اور عقیدت کے لئے ہمیشہ تک خاص سند کی حیثیت رکھتے ہیں ان سے محترم برادرم سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم کے بلند مقام کا بھی پتہ لگتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سیٹھ صاحب مرحوم کے درجات مزید بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان پر ہمیشہ اپنے فضلوں کی بارشیں برساتا رہے۔ اللّٰھم آمین یا رب العلمین۔

نائیجیریا سے ایک واقف ڈاکٹر کی رپورٹ

مکرم سیکرٹری صاحب مجلس نصرت جہاں ربوہ

دوران ماہ فارغ اوقات میں تبلیغ اسلام کرتا رہا۔ ایک عیسائی مناد جو معقول اور قدرے حقیقت پسند واقع ہوا ہے۔ آجکل زیر تبلیغ ہے اس کا حلقہ احباب خاصہ وسیع ہے اور کئی مسلمان اور احمدی دوست اس کے زیر اثر تھے۔ اس نے خود مجھ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی اور پھر یہ سلسلہ تقریباً روزانہ ہی دو ہفتہ سے جاری ہے اس کے اسلام کے متعلق تقریباً تمام اعتراضات اور شبہات دور ہو چکے ہیں اور اقرار کرتا ہے کہ اسلام تو بہت "دلچسپ" مذہب نکلا اور دیکھو اس کو اس نے غلط انداز سے سمجھا اور پیش کیا۔ آجکل قرآن کریم کا ترجمہ مع تفسیر اور آنحضرت کی سوانح عمری اس کے زیر مطالعہ ہے۔ دوسرا اسلامی لٹریچر بھی وہ پڑھ چکا ہے اس نے مجھے عیسائیوں کی لکھی ہوئی "آنحضرت کی سوانح عمری" اور "ترجمہ قرآن" دیا ہے تاکہ میں دیکھ سکوں کہ کس طرح صداقت کو مسخ کیا گیا ہے۔ میں نے اسے یہ احساس کرا دیا ہے کہ عیسائیت ایک گرتی ہوئی دیوار ہے جس کو وہ سہارا دینے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں

۲۔ ابادان یونیورسٹی کے ڈاکٹر بالوگون نے احمدیت کے خلاف جو مضمون انگریزی روزنامہ میں شائع کیا تھا۔ اس کا مدلل اور مکمل جواب خاکسار نے بھی تیار کیا۔ مکرم امیر صاحب نے اس کو بہت پسند کیا اور اب قسط وار اس کو اخبار [illegible] میں شائع کر رہے ہیں جواب کی کاپیاں مختلف عیسائی اور مسلمان احباب میں یہاں تقسیم کیں۔ دوسرے شہروں میں بھی بذریعہ ڈاک ارسال کیں دراصل ہمارے خلاف مضمون سے لوگوں میں دلچسپی اور توجہ پیدا ہوئی اور وہ خود جواب کے متلاشی تھے۔ اکثر نے جواب کو پسند کیا اور اعتراف کیا کہ ہمارا جواب جو اخبار [illegible] میں شائع ہوا وہ کافی و شافی ہے

اس عیسائی مناد نے بھی اس معاملے میں بڑی دلچسپی لی اور ہمارے جواب سے بہت متاثر ہوا حالانکہ پہلے اس کا خیال تھا کہ اس "مضمون" کا توڑ احمدی نہیں دے سکیں گے اور وہ احمدیوں کو عیسائی بن جانے کی ترغیب دیتا تھا۔ دراصل پہلی ملاقات میرے ساتھ اس نے اسی غرض سے کی تھی کہ وہ ہمارے جواب سے بہت متاثر ہوا تھا اور وہ اسلام کے بارے میں مزید شبہات دور کرنا چاہتا تھا۔ اب وہ حیران ہوتا ہے کہ اگر ایسا غیر تربیت یافتہ "احمدی" صداقت اسلام کا عیسائیت کا توڑ اس مؤثر طور پر کر سکتا ہے تو تربیت یافتہ مبلغ کیا حشر کریں گے

۳۔ اکارے میں قیام کے دوران جسمانی علاج کے ساتھ ساتھ روحانی علاج بھی میں نے شروع سے ہی جاری رکھا۔ اس تبلیغ کے نتیجہ میں الحمدللہ بعض نئی جماعتیں بھی قائم ہوئیں سینکڑوں عیسائی افراد تک پیغام حق پہنچا کہ اکثر کی گرفت عیسائیت پر ڈھیلی پڑ گئی اس سلسلے میں تقاریر بھی کیں اور مضامین بھی لکھے ان میں رد عیسائیت اور صداقت اسلام از روئے بائیبل ثابت کی بندہ نے بعض نئے موضوع دریافت کئے اور مناظرانہ استدلال اختیار کیا جس کا عیسائی جواب نہ لا سکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان کہ "میرے ماننے والے علم کلام سے سب کا منہ بند کر دیں گے" ہو بہو پورا ہوتے دیکھا۔ چنانچہ کچھ تو بھاگ گئے اور شکست کا اعتراف کر کے چلے گئے۔ لیکن کچھ جو ابتدائی صدمہ سہہ گئے۔ آگے بڑھے۔ اسلام کے متعلق لٹریچر کا مطالعہ کیا اور قرآن کریم پڑھنے لگے۔ ان میں سے بعض اب یونیورسٹی میں ہیں اور وہاں سے خط لکھتے ہیں کہ ان کو مزید لٹریچر اور مضامین ارسال کروں کہ وہاں کئی احباب پیاسے بیٹھے ہیں۔ اور ان میں سے بعض جب خطوں میں "آنحضرت" کا نام لکھتے ہیں تو ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم لکھتے ہیں۔ اور اگر ایک عیسائی آنحضرت پر درود بھیجنے لگے تو یہ بڑی بات ہے ان مضامین کو مکرم امیر صاحب نے بھی بہت پسند فرمایا اور بندہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ ان کو نہ صرف اخبار میں شائع فرمایا بلکہ بعض کو پمفلٹ کی شکل میں بھی شائع کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ پھر آپ نے بندہ کو جلسہ سالانہ منعقدہ لیگوس نائیجیریا میں تقریر کے لئے منتخب فرمایا اور تقریر کو بہت مفید قرار دیا۔

اطفال الاحمدیہ ربوہ کا سائیکل سفر

مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کے تیس نمائندہ اطفال کا ایک وفد ناظم اطفال خواجہ عبدالمومن اور مجلس عاملہ مقامی کے ممبران کے ہمراہ مورخہ ۲۵ مارچ بروز سوموار صبح ساڑھے آٹھ بجے ایوان محمود سے سائیکل سفر کے لئے روانہ ہوا۔ وفد کے سفر کا آغاز اجتماعی دعا سے ہوا جو کہ نعیم احمد صاحب طاہر مہتمم مقامی نے کروائی۔ اطفال کا یہ وفد لالیاں اور اڈہ چک ۱۷۸ سے گزرتا ہوا چک ۳۳ اور چک ۳۵ گیا۔ ہر دو مقامات پر احباب جماعت نے پرتپاک استقبال کیا اور اطفال کی چائے اور کیک کے ساتھ تواضع کی۔

دونوں مقامات پر اطفال نے مختصر اجلاس بھی کئے جس میں اطفال نے تلاوت و نظم کے علاوہ مختصر تقاریر بھی کیں۔ اطفال دوپہر کا کھانا ہمراہ لے گئے تھے جو انہوں نے وہاں پہنچ کر کھایا۔ جب ربوہ کے اطفال مختلف مقامات سے نہایت نظم و ضبط اور وقار کے ساتھ گلوں میں رومال باندھے اور غلیلیں ڈالے گزرے تو غیر از جماعت افراد بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے اطفال کے اس جذبہ اور بلند ہمتی کی خوب خوب داد دی۔ اس طرح اطفال پچاس میل کا سفر طے کرنے کے بعد نماز مغرب کے وقت بخیر و عافیت ربوہ پہنچ گئے۔

(عبدالخالق خالد سیکرٹری اشاعت)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ تربیتی کلاس منعقدہ ۱۹ اپریل تا ۳ مئی کیلئے نمائندگان کے نام جلد بھجوائیں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۴)

مسل نمبر ۲۱۵۷۷

میں ناصرہ بیگم زوجہ مبارک احمد قمر شاہد قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپیہ

(۲) زیور طلائی وزنی ۸ ماشہ

مالیت اندازاً -/۴۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- ناصرہ بیگم c/o محمد شفیع پہرہ دار خزانہ صدر انجمن احمدیہ دار الصدر شرقی ربوہ۔

گواہ شد:- مبارک احمد قمر شاہد (خاوند موصیہ) ربوہ

گواہ شد:- ممتاز حسین امتیاز زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار الصدر شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۵۷۸

میں مبشر احمد ولد بشیر احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائل پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:- مبشر احمد ولد بشیر احمد صاحب حلقہ ناظم آباد۔ لائل پور۔

گواہ شد:- شیخ محمد یوسف سیکرٹری ضیافت لائل پور۔ گواہ شد:- فضل کریم صدر حلقہ کریم نگر لائل پور۔

مسل نمبر ۲۱۵۷۹

میں محمد سلیمان احمد ولد مہر فضل دین صاحب قوم ارائیں پیشہ واقف زندگی عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) سکنی زمین ایک کنال ۱/۴ محلہ دار البرکات ربوہ مالیت -/۱۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۷۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- محمد سلیمان احمد مربی سلسلہ احمدیہ دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد:- محمد اکرم ولد محمد حسین صاحب دار البرکات۔ ربوہ۔ گواہ شد:- محمد رمضان ولد مہر فضل دین صاحب دار البرکات۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۵۸۰

میں بی بی عائشہ زوجہ عبد السلام خانصاحب قوم افغان یوسف زئی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سعید آباد ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

(۱) حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰۰ روپے

(۲) زیور طلائی وزنی ۱/۲ تولہ مالیت -/۲۵۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:- بی بی عائشہ زوجہ عبد السلام خانصاحب سعید آباد پشاور۔ گواہ شد:- عبد السلام خان ولد محمد الیاس خانصاحب خاوند موصیہ۔ گواہ شد:- حاجی محمد عجب خان ولد ارباب غلام نبی صاحب مرحوم

نواں کل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ

امسال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ صحت جسمانی کے تحت نواں کل پاکستان طاہر کبڈی ٹورنامنٹ مورخہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ اپریل ۱۹۷۴ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں پاکستان کی مشہور ٹیمیں اور ملک کے نامور کھلاڑی حصہ لیں گے۔

داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ شرح ٹکٹ درج ذیل ہے:-

(۱) ٹکٹ سٹیج سیزن = -/۲۵ (۲) ٹکٹ کرسی سیزن = -/۶

(۳) ٹکٹ کرسی یومیہ = -/۲ (۴) ٹکٹ عام سیزن = -/۳

(۵) ٹکٹ عام یومیہ = (۶) ٹکٹ سیزن اطفال = -/۱

(۷) ٹکٹ برائے اطفال یومیہ = /۵۰

ٹکٹ مندرجہ ذیل مقامات سے حاصل کئے جا سکتے ہیں:-

(الف) نوید جنرل سٹور۔ (ب) پبلک جنرل سٹور۔ (ج) شاہد کلاسس ہاؤس۔ (د) نعیم جنرل سٹور۔ (ہ) بشیر کریانہ سٹور۔ (و) مومن کلاتھ ہاؤس۔

(سیکرٹری)

دعائے مغفرت

(۱) میرے والد محترم چوہدری فیض احمد صاحب ججہ ولد رحیم بخش صاحب ججہ کوٹ آغا ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد ۲۱ مارچ بروز جمعرات وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

(ناصر احمد ججہ ایس۔ ایس۔ واپڈا۔ حال گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ)

(۲) میرے والد محترم شیخ عبد الحمید صاحب ۱۷ مارچ کی صبح کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرماویں۔ (شیخ عبد المجید منیجر نیشنل ریفائنری کراچی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم ایم۔ ایم مراد صاحب سیال دار الصدر غربی ربوہ تین سال سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں اور علاج کی خاطر انگلستان جا رہے ہیں۔

۲۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب چھور چک ۱۷ ضلع شیخوپورہ کی اہلیہ محترمہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔

۳۔ قمر احمد صاحب دار الیمن ربوہ کی ہمشیرہ صادقہ بیگم صاحبہ بعارضہ بخار شدید بیمار ہیں۔ نیز ان کا کم سن بچہ بھی بیمار ہے۔

۴۔ مکرم عبد اللطیف صاحب بٹ صوبیدار بازار ڈسکہ کافی بیمار ہیں۔

۵۔ مکرم منیر احمد صاحب گورنمنٹ مینٹل ہسپتال لاہور کی لڑکی شاذیہ منیر بعمر ایک سال مختلف عوارض میں مبتلا ہے۔

۶۔ شیخ مقبول احمد صاحب امینی ربوہ کی والدہ محترمہ شدید درد گردہ میں مبتلا ہیں۔

احباب جماعت ان سب مریضوں کی کامل و عاجل شفاء کے لئے دعا فرمائیں۔

تربیتی کلاس کا ایک اہم موقع!

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۹ شہادت/اپریل تا ۳ ہجرت/مئی ۱۳۵۳ھش/۱۹۷۴ء ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔

مرکز سلسلہ کے پاکیزہ ماحول میں پندرہ دن علمی اور عملی پروگراموں میں گزارنے اور تربیت نفس کا یہ ایک اہم موقع ہے۔

خدام اس سے فائدہ اٹھائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

خطرناک چارہ بے خطر ڈالئے!

بشرطیکہ آپکے پاس اکسیر اپھارہ کا سٹاک موجود ہو۔ اکسیر اپھارہ سے بفضلہ تعالیٰ اب تک ہزاروں جانوروں کی جان بچ گئی ہے۔ فی پیکٹ -/۱۔ درجن یا زیادہ پر کمیشن ۱/۳ دو درجن سے زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی حیوانات کے متعلق مفید لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون نمبر ۶۰۶، ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(قسط ۱)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ نصرت جہاں سکیم کے تحت

افریقہ میں احمدی ڈاکٹروں کی بے لوث خدمت خلق اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و برکت

ایک احمدی ڈاکٹر کی طرف سے خدائی فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قائم فرمودہ تحریک نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے مختلف ممالک میں بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کے لئے جو کامیاب جدوجہد کی جا رہی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کی حامل ہے۔ تائید و نصرت کے یہ نشانات مقامی عیسائی حلقوں کی مخالفت اور دیگر بہت سے نامساعد حالات کے باوجود افریقہ کے قریباً ہر اس ملک میں کم و بیش ظاہر ہو رہے ہیں جہاں پر اس عظیم روحانی منصوبہ کے تحت احمدی ڈاکٹر صاحبان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت اور حضور کی خصوصی دعاؤں کے ساتھ شب و روز دکھی انسانیت کی خدمت کرنے میں مصروف ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں کس طرح برکت ڈال رہا ہے اور کس طرح ہمارے ڈاکٹروں کے ذریعہ لوگ غیر معمولی طور پر شفایاب ہو رہے ہیں اور ہمارے ہسپتالوں کی شہرت دور دور تک پھیل رہی ہے اس کا کسی قدر اندازہ ذیل کی سطور سے لگایا جا سکتا ہے:۔

ایک مخلص احمدی ڈاکٹر

حال ہی میں ہمارے ایک نہایت مخلص اور فدائی احمدی محترم ڈاکٹر سید غلام مجتبےٰ صاحب غانا (مغربی افریقہ) میں تین سال تک نصرت جہاں سکیم کے تحت کام کر کے واپس پاکستان تشریف لائے ہیں۔ آپ نے ایک ملاقات کے دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی قبولیتِ دعا اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے بہت سے غیر معمولی فضلوں اور اس کی برکتوں کا تذکرہ فرمایا جو بہت ہی ازدیادِ ایمان کا باعث ہے۔ آپ نے بتایا کہ میں نے آج سے تین سال قبل سخت غیر موافق حالات میں ایک ایسے مقام پر حضور کی خصوصی ہدایت کے تحت کام شروع کیا جہاں پر بظاہر کوئی سہولت میسر نہ تھی ہر طرح کی مشکلات درپیش تھیں اور کامیابی کا کوئی امکان نظر نہ آتا تھا لیکن حضور ایدہ اللہ کی خصوصی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آہستہ آہستہ ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ آج اسی مقام پر جہاں پر آج سے تین سال قبل بے سروسامانی کی حالت میں کام شروع کیا گیا تھا ایک وسیع اور دیدہ زیب عمارت میں ہمارا ہسپتال اتنی کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے کہ نہ صرف اس ملک کے بلکہ ملحقہ دیگر متعدد ممالک کے مریض بھی (جن میں چیفس اور اعلیٰ سرکاری حکام بھی شامل ہیں) جوق در جوق علاج کے لئے آتے ہیں اور محض خدا کے فضل سے شفایاب ہو کر واپس جاتے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

محترم ڈاکٹر سید غلام مجتبےٰ صاحب کا آبائی وطن نکودر ضلع جالندھر (انڈیا) ہے۔ ۱۹۴۵ء میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا۔ آپ سرکاری ملازمت کے سلسلے میں کم و بیش ۲۳ سال تک بطور سول سرجن اور پھر بطور اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ صحت کوئٹہ قلات۔ خیرپور۔ کراچی اور دیگر مختلف مقامات پر متعین رہے۔ آپ کو اپنی طالب علمی کے زمانہ میں ہی احمدیت قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا جس کے بعد اپنے اخلاص میں ترقی کرتے چلے گئے۔

ایک گمنام گاؤں میں ہسپتال کا قیام

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے نصرت جہاں سکیم کے تحت احمدی ڈاکٹروں کو افریقہ کے مختلف ممالک میں جا کر دکھی انسانیت کی خدمت کرنے کی تحریک فرمائی تو محترم ڈاکٹر صاحب نے بھی اپنا نام پیش کر دیا۔ آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشائے مبارک کے ماتحت اپنی ملازمت سے لمبی رخصت حاصل کر کے ۱۱ فروری ۱۹۷۱ء کو مغربی افریقہ کے مشہور ملک غانا میں تشریف لے گئے۔ یکم مارچ ۱۹۷۱ء کو آپ نے حضور کی خصوصی ہدایت پر اسکورے نامی ایک چھوٹے سے گاؤں میں جو انتہائی غیر معروف اور دور دراز علاقہ میں واقع ہے مسلمانوں کا پہلا ہسپتال کھولنے کا کام شروع کیا۔ اس گاؤں میں نہ پانی تھا نہ بجلی۔ رہائش اور سفر کی کوئی قابلِ ذکر سہولت بھی میسر نہ تھی نسبتاً بہتر مقامات کے لوگوں نے وفود کی شکل میں آ کر اس امر پر زور دیا کہ آپ کسی ایسے مقام پر ہسپتال کھولیں جہاں پانی۔ بجلی۔ رہائش اور آمد و رفت کی سہولتیں موجود ہوں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے ان جملہ حالات سے حضور ایدہ اللہ کو مطلع کیا اور راہنمائی کی درخواست کی۔ حضور نے تحریر فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ فضل کرے گا

آپ کے لئے بہت دعا کرتا ہوں۔ یہ گاؤں کسی صورت میں نہیں چھوڑنا"

اللہ تعالیٰ کی معجزانہ مدد و نصرت

ڈاکٹر صاحب نے حضور کی یہ ہدایت موصول ہونے پر ہر قسم کی دقتوں اور مشکلات کے باوجود پورے عزم کے ساتھ بے سروسامانی کے عالم میں کام شروع کر دیا۔ ایک پرانی طرز کے خستہ حال ریسٹ ہاؤس میں رہائش اختیار کی اور کرایہ کے ایک کمرہ کو ہسپتال کے طور پر استعمال کیا۔ آہستہ آہستہ حضور کی دعائیں قبول ہوئیں رہائش کے لئے بہتر مکان مل گیا۔ ٹیلیفون۔ پانی اور بجلی اور آمد و رفت کی سہولتیں سب فراہم ہو گئیں۔ مریض بکثرت آنے لگے اور بڑے بڑے خطرناک اپریشن بھی کامیاب ہونے لگے۔ دور و نزدیک یہ شہرت پھیل گئی کہ اس ہسپتال میں اور اس کے ڈاکٹر کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں شفاء رکھی ہے چنانچہ سرکاری اور عیسائیوں کے بیسیوں ہسپتالوں کو چھوڑ کر جہاں جدید ترین آلات اور تجربہ کار سپیشل سٹاف بھی موجود ہیں لوگ ہمارے اس معمولی سے ہسپتال میں جوق در جوق آنے لگے اور حیرت انگیز رنگ میں شفایاب ہو کر واپس جانے لگے۔ (باقی)

درخواستِ دعا

خاکسار کی آنکھوں کو اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت آرام ہے مگر بائیں آنکھ تا حال متورم ہے اور اس میں تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔

(نورالدین خوشنویس۔ ربوہ)

لنگے اور سعد اللہ پور میں جلسے نہیں ہونگے

الفضل کے گذشتہ پرچہ میں جماعت ہائے احمدیہ لنگے اور سعد اللہ پور کے تربیتی جلسوں کے انعقاد کا اعلان ہوا تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ضلع گجرات میں دفعہ ۱۴۴ لگ گئی ہے اس لئے ضلع گجرات کے احباب جماعت کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ یہ جلسے ان تاریخوں پر منعقد نہیں ہوں گے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مرکزی بزمِ حُسنِ بیان کا تیسرا اجلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام مرکزی بزمِ حُسنِ بیان کا تیسرا اجلاس آج مورخہ ۸ اپریل کو پانچ بجے شام ایوانِ محمود میں منعقد ہوگا۔ اس میں مکرم مسعود احمد خان صاحب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ اپنا مقالہ بعنوان

"حضرت عثمان فودی — مغربی افریقہ کے تیرھویں صدی کے مجدد"

پیش فرمائیں گے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ بکثرت شرکت فرما کر مستفید ہوں۔

(مہتمم تعلیم)

ہزاروں روپے کے قیمتی جانور

آپ کا قیمتی سرمایہ ہیں انہیں فوری طور پر اپھارہ سے بچانے کے لئے "شفائے اپھارہ" ٹانک اپنے پاس ضرور رکھیں۔ قابلِ اعتماد دوا۔ فوری فائدہ ہر پیکٹ پر گارنٹی۔ قیمت ۷۵/۔ درجن ۶/۔ ۲ درجن سے زائد پر ڈاک خرچ کی رعایت۔

شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴